طاعون

یا رحمت

تألیف

مولانا مختار احمد ندوی

ناشر

الدار السلفیۃ

LIBRARY
JAMIA HAMDARD
U45996
615.53069232
M85T
M85T
EmaanLibrary.com

طاعون

رحمت یا زحمت

تالیف :

مولانا مختار احمد ندوی

ناشر :

الدار السلفیہ بمبئی

EmaanLibrary.com

OC

سلسلۂ مطبوعات الدار السلفیہ نمبر ۱۱۴

615.53069232
MBST

نام کتاب ---------------- طاعون رحمت یا زحمت

مؤلف- ------------- مولانا مختار احمد ندوی

طابع و ناشر --------------------- الدارالسلفیہ

تعداد اشاعت بار اول ----------------- پانچ ہزار

تاریخ اشاعت ------------------------ دسمبر ۱۹۹۴ء

CHECKED
By....8.13.......
Date 24.10.96

اکرم مختار نے بھاوے پرائیوٹ لمیٹڈ بمبئی ۸ میں چھپوایا

اور مکتبہ الدارالسلفیہ حضرت ٹیرس بمبئی ۸ سے شائع کیا

JAMIA HAMDARD
LIBRARY
New Delhi

D 45996

ملنے کا پتہ

دار المعارف

۱۳/محمد علی بلڈنگ ، بھنڈی بازار بمبئی ۳

EmaanLibrary.com

فہرست

طاعون رحمت یا زحمت ۵

بیماریاں قضا و قدر کا حصہ ہیں ۶

بیماریوں کے ذریعہ اللہ اپنے بندوں کو آزماتا ہے ۶

جو کچھ ہوتا ہے سب اللہ کی طرف سے ہوتا ہے ۷

مومن کے لیے بیماریاں گناہوں کا کفارہ ہیں ۸

طاعون ۸

طاعون قدرتی بیماری ہے ۹

کیا طاعون متعدی مرض ہے ؟ ۱۱

طاعون کے ڈر سے بھاگنا حرام ہے ۱۳

طاعون سے بھاگنے والا طاعون سے بچ نہیں سکتا ۱۴

قضائے الٰہی سے کسی کو چھٹکارا نہیں ۱۵

طاعون میں مرنے والا شہید ہے ۱۶

EmaanLibrary.com

طاعون زدہ بستی میں نہ جانا چاہیے نہ وہاں سے بھاگنا چاہیے ۲۰
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طاعون سے پناہ نہیں مانگی ہے ۲۱
طاعونی مقام سے بھاگنے کی ممانعت ۲۵
قرآن مجید سے طاعونی مقام سے بھاگنے کی ممانعت کا ثبوت ۲۶
احادیث سے طاعونی مقامات سے بھاگنے کی ممانعت کا ثبوت ۲۸
طاعون عذاب نہیں رحمت ہے ۳۶
طاعون کے بارے میں صحابہ کرامؓ کا حال ۳۷
شرحبیل بن حسنہؓ کا بیان ۳۸
چند شبہات کا ازالہ ۳۵
گندگی کا مسئلہ ۴۰
طاعون اور دیگر بیماریوں کا روحانی علاج ۴۳

EmaanLibrary.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

طاعون

رحمت یا زحمت ؟

آج کل ملک کے بعض حصوں میں مرض طاعون کے پھیل جانے سے عوام میں بڑی دہشت اور خوف پھیلا ہوا ہے ۔ طاعون زدہ مقامات سے لوگ ڈر کے مارے بڑی تعداد میں بھاگ رہے ہیں ۔ اور حکومت کی ہزار تدبیروں اور ڈاکٹروں کی انتھک طبی کوششوں کے باوجود مرض پر قابو پانا مشکل ہورہا ہے ۔ کتنے لوگ دواؤں کے بجائے ، ٹونے ٹوٹکے ، تعویذ گنڈے اور دیگر وہمی باتوں میں مبتلا ہو کر جان اور ایمان دونوں سے ہاتھ دھو رہے ہیں۔ کچھ لوگوں نے ادارہ الدارالسلفیہ سے اس بارے میں شریعت اسلامیہ کی صحیح اور مستند تعلیمات کی اشاعت کی اپیل کی ، اسی سلسلے میں یہ مختصر رسالہ عوام کی خدمت میں پیش کیا جارہا ہے ۔ اللہ کرے یہ چند سطریں پریشان حال عوام کی تسکین اور علاج کا ذریعہ بن سکیں۔

EmaanLibrary.com

بیماریاں قضا و قدر کا حصہ ہیں

بیماری اور صحت حکم الٰہی کے تابع ہے ، کوئی مخلوق نہ بیماری ٹال سکتی نہ صحت دے سکتی ہے ۔ رنج و خوشی ، آرام و تکلیف ، سب اللہ کے ہاتھ میں ہے ۔ وہی جس کو چاہتا ہے بیمار کرتا ہے اور جب چاہتا ہے صحت عطا کرتا ہے ۔ کوئی مخلوق ، زندہ یا مردہ ، دیوی دیوتا ، فقیر و درویش جن اور فرشتے نہ کسی کو بیمار کر سکتے نہ شفا دے سکتے ہیں ، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان لفظوں میں اللہ کی قدرت کا اعتراف فرمایا :-

وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْن. (الشعراء: ۱۰) — اور جب میں بیمار پڑتا ہوں تو وہ مجھے شفا بخشتا ہے

بیماریوں کے ذریعہ اللہ اپنے بندوں کو آزماتا ہے

انسانی زندگی میں جو حادثات ہوتے ہیں وہ بندوں کی آزمائش کے لیے قدرت کا تازیانہ ہوتے ہیں ، ان میں صبر کرنے والوں کو اجر عظیم ملتا ہے ۔ اللہ کا ارشاد ہے :

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ — اور ہم کسی قدر خوف اور بھوک اور مال اور جانوں اور

EmaanLibrary.com

وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الاَمْوَالِ وَالاَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ، اَلَّذِيْنَ اِذَا اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ. (البقرۃ: ۱۵)

پھلوں کے نقصان سے تمھاری آزمائش کریں گے تو صبر کرنے والوں کو بشارت سنا دیں، ان لوگوں پر جب کوئی مصیبت واقع ہوتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم اللہ ہی کے لیے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

جو کچھ ہوتا ہے سب اللہ کی طرف سے ہوتا ہے

یہ حقیقت ہے کہ کائنات میں جیسی بھی کچھ تبدیلی آتی ہے وہ سب حکم الٰہی کے اشارے پر آتی ہے اور مومن اس پر پختہ یقین رکھتا ہے۔

قُلْ لَنْ يُّصِيْبَنَا اِلاَّ مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا هُوَ مَوْلٰنَا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ. (التوبۃ: ۵۱)

کہہ دو کہ ہم کو کوئی مصیبت نہیں پہنچ سکتی بجز اس کے جو اللہ نے ہمارے لیے لکھ دی ہے وہی ہمارا کارساز ہے اور مومنوں کو اللہ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیے

EmaanLibrary.com

مومن کے لیے بیماریاں گناہوں کا کفارہ ہیں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

لا یصیب المؤمن من وصب ولا نصب ولا سقم ولاحزن حتی الھم یھمّہ إلا کفّر اللّٰہ بہ من سیئاتہ. (البیھقی)

کسی مومن کو کوئی درد تکلیف بیماری غم فکر اور کوئی بھی صدمہ پہنچتا ہے تو اللہ اس کے ذریعہ اس کی گناہوں کو دور کرتا ہے

طاعون

طاعون بڑی مہلک بیماری ہے ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں فرمایا ہے

قال: غدّۃ کغدۃ البعیر یخرج فی المراق والإبط. (مسند أحمد)

آپ نے فرمایا ایک گلٹی ہے جیسے اونٹوں کے طاعون میں ابھرتی ہے یہ انسان کے بغل اور کھال میں ابھرتی ہے

طاعون عام طور پر کان کے پچھلے حصے کی گلٹیوں پر ہوتا ہے ، اور یہ بہت جلد وباے عام کی شکل اختیار کرلیتا ہے ، طاعون کی بد ترین قسم وہ ہے جس کا ورم بغل اور کان کے پچھلے حصے کی گلٹیوں پر

EmaanLibrary.com

ہوتا ہے ، طاعون کی سرخ گلٹی سب سے مہلک ثابت ہوتی ہے

طاعون قدرتی بیماری ہے

عام طور پر آج کی سائنسی دنیا میں طاعون کے مرض کا سبب لوگ گندگی ، چوہوں کے جراثیم ، بدبو اور جراثیم کے پھیلنے کو بتاتے ہیں ، اس لیے طاعونی چوہوں کو دیکھ کر لوگ خوفزدہ ہوتے ہیں ۔ لیکن حقیقت یہ نہیں ، بیماری صرف گندگی یا خراب موسم اور فضا سے ہی نہیں پھیلتی بلکہ قدرتی اسباب اور حکم الٰہی سے بھی پیدا ہوتی ہے۔

ورنہ جہاں کہیں گندگی ہو وہاں ان بیماریوں کا پھیلنا ضروری ہے جب کہ ہم دیکھتے ہیں کہ گندی بستیوں میں جہاں لوگ گٹر کے اوپر اور گندے پانی اور انتہائی غلیظ مقامات پر گندے جھونپڑوں میں آباد ہیں وہ بسا اوقات نہایت صحت مند اور مطمئن ہیں اور جو لوگ اونچے بنگلوں اور ماڈرن علاقوں کی صاف ستھری فضا میں نہایت صاف ستھری زندگی گزارتے ہیں وہ طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا رہتے ہیں ۔اور دیکھا گیا ہے کہ طاعون بسا اوقات بہت اچھے اور صاف ستھرے لوگوں کو بھی ہوتا ہے اس لیے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ طاعون یا اور کوئی بیماری قدرت الٰہی ہی کا ظہور ہیں جہاں آدمی بالکل بے بس اور مجبور ہے.

EmaanLibrary.com

اس لیے صفائی کی اہمیت اپنی جگہ لیکن حکم الٰہی اس سے اہم ہے۔

یہی وجہ ہے کہ بیماریوں میں ایک دوا ایک مریض کے لیے مفید ثابت ہوتی ہے اور وہی دوا اسی مرض کے مریض کے لیے بالکل بے سود ہوتی ہے اور بعض مریض ایسے بھی ہیں جن کو کوئی دوا بھی فائدہ نہیں کرتی۔ اس لیے جسم کی صفائی کے ساتھ ایمان کی پختگی بھی ضروری ہے۔

اس لیے طاعون کے بارے میں صرف یہ کہنا کہ یہ شہری آب وہوا کی خرابی کا نتیجہ ہے صحیح نہیں ۔ کیونکہ شہری آب وہوا کا اثر تو سب کے لیے برابر ہے جیسے سردی ، گرمی ، رطوبت ، خشکی جیسی موسمی چیزیں شہر کی ہر چیز پر یکساں پڑتی ہیں اس لیے اس کا فائدہ ونقصان سب کو یکساں پہنچنا چاہیے جب کہ معاملہ اس کے برعکس ہے سورت شہر کے دس لاکھ آدمیوں میں سے محض چند سو ہی لوگوں پر طاعون کا اثر پڑا اور پوری بستی محفوظ رہی لہٰذا حقیقت یہ ہے کہ اس طرح کی پھیلنے والی بیماریاں اللہ کی طرف سے آزمائش ہیں اور جب تک اللہ نہ چاہے ختم نہیں ہوتیں ، نیز اگر یہ بیماریاں صرف آب وہوا کی خرابی سے پیدا ہوتی ہیں تو ان کا اثر سو فی صد سب کو ہونا چاہیے ، جیسے آگ کی لپیٹ میں

EmaanLibrary.com

جتنے آتے ہیں سب جل جاتے ہیں اور آگ کی زد میں آنے والے کسی شخص کو بھی بچتے نہیں دیکھا گیا۔

کیا طاعون متعدی مرض ہے ؟

طاعون کے بارے میں عام طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ وہ متعدی مرض ہے جو ایک سے دوسرے کو لگ جاتا ہے ، حالانکہ متعدی کوئی بیماری نہیں ۔ ہر آدمی کی بیماری اور صحت حکم الٰہی کے سبب ہے نہ کہ بیماری بیماری کو پیدا کرتی ہے، ایک کی بیماری دوسرے کو ہرگز نہیں لگتی ۔ بسا اوقات ماں کی گود کا بچہ چیچک ، کالرا اور طاعون کا شکار ہوتا ہے اور بچے کو جسم میں چمٹا کر رکھنے والی ماں اسی مرض سے محفوظ رہتی ہے جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ طاعون کی بیماری ایک سے دوسرے کو لگ جاتی ہے وہ طاعون کے مریض کے پاس جاتے ہوئے ڈرتے ہیں بلکہ اس گھر اور بستی سے بھی بھاگ جاتے ہیں جہاں طاعون پھیلتا ہے۔ بلکہ کتنے ایسے ہیں جو طاعونی مردوں کو غسل دینے اور دفن کرنے سے بھی ڈرتے ہیں ، ایسے لوگ ضعیف الایمان اور بد عقیدہ ہیں ۔ چھوت چھات اور ایک کی بیماری دوسرے کو لگنے کا عقیدہ باطل اور فاسد ہے۔

EmaanLibrary.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

لا عدوی ولا ھامۃ ولا صفر. (البخاری) یعنی بیماری کسی دوسرے کو نہیں لگتی۔

ایک اعرابی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، یا رسول اللہ! پھر کیا وجہ ہے کہ ایک اونٹ ریگستان میں ہرنی کی طرح رہتا ہے پھر خارش زدہ اونٹ ان میں آکر ملتا ہے تو ایک اونٹ سے دوسرے اونٹ کو خارش لگ جاتی ہے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ بتاؤ پہلے اونٹ کو خارش کس نے دی؟

یعنی جس طرح پہلے اونٹ کو خارش کی بیماری اللہ کے حکم سے لگی ویسے ہی دوسرے سب اونٹوں کو بھی حکم الہی سے ہی خارش لگی۔

اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ طاعون متعدی مرض نہیں ہے۔

نیز جب ڈاکٹروں کی تحقیق یہ ہے کہ طاعون گندگی، ہوا اور پانی کی خرابی سے پیدا ہوتا ہے تو اس اصول کے مطابق جتنے لوگ طاعون میں مبتلا ہوں سب کے بارے میں یہی سمجھنا چاہیے کہ یہ موسم کی خرابی اور گندگی کی وجہ سے طاعون میں مبتلا ہوئے ہیں، ان کی بیماری ایک دوسرے سے لگی نہیں ہے۔

EmaanLibrary.com

نیز اگر طاعون متعدی ہے تو اسے ہوا پانی کی طرح عام ہو جانا چاہیے لیکن ایسا نہیں ہوتا - بلکہ جہاں لاکھوں کی آبادی ہوتی ہے وہاں لوگ صرف ہزاروں میں اس کے شکار ہوتے ہیں - جیسا کہ ابھی گجرات کے جن علاقوں میں طاعون کی وبا پھیلی وہ لاکھوں کی آبادی والے شہر میں چند سو تک ہی کو لگی - باقی لوگ محفوظ رہے - جب کہ اس شہر کی آب وہوا سب کے لیے یکساں تھی - اس لیے اگر آب وہوا سے بیماری پھیلی تو سب کو لگنی چاہیے تھی چند سو تک ہی کو کیوں لگی - معلوم ہوا کہ یہ سب حکم الٰہی کے سبب ہوتا ہے جس پر اللہ کا حکم ہو -

طاعون کے ڈر سے بھاگنا حرام ہے

طاعون ہو یا کوئی اور بیماری اس کے لگ جانے کے ڈر سے شہر چھوڑ کر بھاگنا کفر ہے - اس لیے کہ بیماری اور شفا حکم الٰہی کے تابع ہے اس لیے قضا و قدر سے بھاگنا کفر ہے کیونکہ قضاے الٰہی سے کسی کو چھٹکارا نہیں اور جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ طاعون زدہ شہر سے بھاگ کر آدمی طاعون سے بچ سکتا ہے تو یہ عقیدہ دراصل قضائے الٰہی کا انکار کرنا ہے- جب کہ کائنات کی ہر چیز قضا و قدر کے تابع ہے ، اللہ کا ارشاد ہے:

قُلْ لَنْ يُّصِيْبَنَا اِلَّا مَا کہہ دو کہ ہم کو کوئی مصیبت نہیں

EmaanLibrary.com

كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا هُوَ مَوْلٰنَا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ. (التوبة : ٥١)

پہنچ سکتی بجز اس کے جو اللہ نے ہمارے لیے لکھ دی ہے وہی ہمارا کارساز ہے اور مومنوں کو اللہ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیے

طاعون سے بھاگنے والا طاعون سے بچ نہیں سکتا

یہ حقیقت ہے کہ طاعون سے ڈر کر بھاگنے والا آدمی طاعون سے بچ نہیں سکتا ، اور نہ طاعونی شہر میں ٹھہرے رہنے سے آدمی طاعون کا شکار ہوسکتا ہے ، کیونکہ طاعون صرف اسی شخص کو لگ سکتا ہے جس کے بارے میں اللہ کا فیصلہ ہوچکا ہے ۔ کیونکہ مرض اور شفا اللہ کے ہاتھ میں ہے کسی کے بھاگنے سے آدمی حکم الٰہی سے بچ سکتا تھا تو لوگ موت سے ڈر کر بھاگ جاتے اور مرنے سے بچ جاتے ۔ لیکن دنیا میں کسی کو اس پر یقین نہیں کہ موت سے بھاگ کر آدمی موت سے بچ سکتا ہے ، اللہ کا ارشاد ہے.

قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ. (الأحزاب : ١٦)

کہہ دو اگر تم مرنے یا مارے جانے سے بھاگتے ہو تو بھاگنا تم کو فائدہ نہیں دے گا۔

EmaanLibrary.com

کائنات میں حکم الٰہی سے بھاگنے والوں کے لیے کوئی پناہ کی جگہ نہیں ، انسان جہاں بھی چھپا رہے گا موت کا فرشتہ اس کو وہاں سے گرفتار کر لے گا - فرمایا :

اَیْنَمَا تَکُوْنُوْا یُدْرِکْکُمُ الْمَوْتُ وَلَوْ کُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَةٍ. (النساء : ۷۸)

تم کہیں رہو موت تو تم کو پالے گی خواہ بڑے بڑے محلوں میں رہو

قضا الٰہی سے کسی کو چھٹکارا نہیں

یہ ایک ایمانی حقیقت ہے جس پر ایمان لانا ضروری ہے - اگر کسی کو اس بارے میں ذرا بھی شک ہو تو اس کو توبہ کر کے اپنے ایمان کو قضاء و قدر پر پختہ کر لینا چاہیے - ابن دیلمی سے روایت ہے کہ میں ابی بن کعب کے پاس آیا اور ان سے کہا - میرے دل میں تقدیر کے بارے میں کچھ شبہ ہے مجھے کوئی حدیث بیان کیجئے کہ شاید اللہ تعالیٰ میرے دل سے اس شبہے کو دور کر دے - انھوں نے کہا اللہ تعالیٰ آسمانوں کے رہنے والوں اور زمین کے رہنے والوں کو عذاب کرے تو وہ ان پر ظلم کرنے والا نہیں ہوگا اور اگر ان پر رحم کرے اور یہ حقیقت ہے کہ اس کی رحمت ان کے لیے ان کے اعمال سے بہتر

EmaanLibrary.com

ہے ، اگر تم احد پہاڑ کی مانند سونا اللہ کی راہ میں خرچ کرو تو اسے قبول نہیں کیا جائے گا جب تک تم تقدیر پر ایمان نہ لاؤ اور جان لو کہ جو چیز تمھیں پہنچی ہے وہ تم سے خطا نہیں کرنے والی تھی اور جو چیز تم تک نہیں پہنچ سکی وہ تمھیں پہنچنے والی ہی نہ تھی اگر تم اس عقیدے پر نہیں مرو گے تو جہنم میں داخل ہوگے ، انھوں نے کہا : میں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے پوچھا تو انھوں نے بھی یہی کہا - پھر حذیفہ بن یمانؓ سے پوچھا تو انھوں نے بھی یہی کہا ، پھر زید بن ثابتؓ کے پاس آیا تو انھوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی سنا ہے ، (مشکوۃ شریف)

طاعون میں مرنے والا شہید ہے

طاعون ایک وبائے عام ہے جو عذاب کی شکل میں پھیلتی ہے اور اس میں مبتلا ہونے والا شخص آناً فاناً مر جاتا ہے - جیسے کالرا ، چیچک اور انفلوئنزا وغیرہ - ان وبائی بیماریوں میں عام طور پر ساری دوائیں اور تدبیریں بیکار ہوجاتی ہیں اور نہایت تندرست اور صحت مند آدمی دیکھتے ہی دیکھتے موت کے منھ میں چلا جاتا ہے ، ایسے مصیبت زدہ لوگوں کو اللہ نے اپنی خاص رحمت سے نوازا ہے اور ان کی موت کو

EmaanLibrary.com

شہادت کا درجہ دے کر مرنے والے کو شہید کا اجروثواب عطا کرتا ہے، چنانچہ مشکوۃ میں ہے:

عن جابر بن عتیك أن النبی ﷺ قال: الشهادة سبع سوی القتل فی سبیل الله المطعون شهید والغریق شهید وصاحب ذات الجنب شهید والمبطون شهید وصاحب الحریق شهید والذی یموت تحت الهدم شهید والمرأة تموت بجمع شهید. (رواہ مالك، أبوداود، النسائی)

جابر بن عتیکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: راہ الٰہی میں شہید ہونے کے سوا شہید سات ہیں جو طاعون میں مرے وہ شہید ہے، جو ڈوب کر مرے وہ شہید ہے ذات الجنب والا شہید ہے، جو پیٹ کی بیماری میں مرے وہ شہید ہے۔ جو جل کر مرے وہ شہید ہے، جو دب کر مرے وہ شہید ہے اور وہ عورت جو زچگی کے ایام میں مرے وہ شہید ہے

اس حدیث میں اور بیماریوں کے علاوہ طاعون میں مرنے والے

EmaanLibrary.com

کو شہید ہونے کی بشارت دی گئی ہے - حضرت انسؓ کی دوسری حدیث میں خاص طور پر طاعون کے بارے میں فرمایا:

الطاعون شهادة كل مسلم. (متفق عليه)

طاعون میں مرنے والا ہر مسلمان شہید ہے۔

مرض طاعون میں مرنے والے کے بارے میں شہادت کا درجہ پانے کی تصدیق اس حدیث سے بھی ہوتی ہے۔

عن العرباض بن سارية أن رسول الله ﷺ قال: يختصم الشهداء والمتوفون على فرشهم إلى ربّنا عزوجل في الذين يتوفون من الطاعون فيقول الشهداء

حضرت عرباض بن ساریہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہید لوگ اور وہ لوگ جو اپنے بستروں پر وفات پائے ہیں اللہ تعالی کے پاس طاعون میں مرنے والوں کے بارے میں جھگڑا کریں گے ، شہید کہیں گے کہ یہ طاعون سے مرنے والے ہمارے بھائی ہیں (یعنی یہ بھی

EmaanLibrary.com

اخوانـنـا قتلـوا كمـا قتلنـا ويقـول المتوفـون اخواننـا مـاتوا علـى فرشـهم كما متنـا فيقـول ربنـا انظـروا إلى جراحتهـم فـان اشـبهت جراحهـم جـراح المقتولـين فـانهم منهـم ومعهـم فـاذا جراحهـم قـد اشـبهت جراحهـم.

(رواه أحمد والنسائی، مشکوۃ المصابیح)

ہماری طرح شہید ہیں) جیسے ہم قتل کیے گئے یہ بھی قتل کئے گئے ۔ اور بستروں پر مرنے والے کہیں گے کہ یہ طاعون والے بھی ہماری طرح بستروں پر مرے ہیں تب اللہ رب العزت جواب دیں گے طاعون میں مرنے والوں کے زخموں کو دیکھو اگر ان کے زخم شہیدوں کے زخموں کے مشابہ ہوں تو یہ انھیں شہیدوں میں سے ہیں اور ان کا حشر انھیں شہیدوں کے ساتھ ہوگا ۔ جب دیکھا جائے گا تو طاعون میں مرنے والوں کے زخم شہیدوں کے زخموں کی طرح ہوں گے

EmaanLibrary.com

طاعون زدہ بستی میں نہ جانا چاہیے نہ وہاں سے بھاگنا چاہیے

جس بستی میں طاعون پھیل جائے وہاں بلاوجہ نہیں جانا چاہیے کیونکہ طاعون اللہ کا ایک قسم کا عذاب ہے اس لیے خواہ مخواہ اپنی جان کو عذاب الٰہی میں مبتلا نہیں کرنا چاہیے ، حضرت اسامہ بن زیدؓ کی یہ حدیث اسی طرف اشارہ کرتی ہے ۔

عن أسامة بن زيد قال قال رسول الله ﷺ الطاعون رجز ارسل على طائفة من بني اسرائيل أو على من كان قبلكم فاذا سمعتم به بارض فلا تقدموا وإذا وقع بارض وأنتم بها فلا تخرجوا فراراً منه. (متفق عليه)

اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: طاعون ایک عذاب ہے جو بنی اسرائیل کی ایک جماعت پر بھیجا گیا تھا - فرمایا: تم سے پہلے لوگوں پر اگر کسی جگہ سنو کہ طاعون پھیل گیا ہے تو وہاں نہ جاؤ اور جب کسی جگہ طاعون پھیل جائے اور تم وہاں ہو تو وہاں سے بھاگتے ہوئے نہ نکلو

EmaanLibrary.com

دوسری حدیث ہے:

وعن عائشة رضی اللّٰہ عنها قالت سألت رسول اللّٰہ ﷺ عن الطاعون؟ فأخبرنی أنه عذاب یبعثه اللّٰہ علی من یشاء وان اللّٰہ جعله رحمة للمؤمنین لیس من أحد یقع الطاعون فیمکث فی بلده صابراً محتسباً یعلم أنه لایصیبه إلاّ ما کتب اللّٰہ له إلاّ کان له مثل أجر شهید. (رواه البخاری، مشکوة)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے بارے میں پوچھا تو آپ نے مجھ کو بتلایا کہ یہ ایک قسم کا عذاب ہے اللہ تعالیٰ جس پر چاہتا ہے بھیجتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے لیے رحمت بنا دیا ہے۔ جس شہر میں طاعون پھیلے اور کوئی اس میں صبر اور ثواب کی نیت سے ٹھہرا رہے اور اس کو یقین ہو کہ اسے وہی اتنا پہنچے گا جتنا اللہ کا حکم ہوگا تو اس آدمی کو شہید کا ثواب ملے گا

اس حدیث سے یہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ طاعون قضائے الٰہی

EmaanLibrary.com

سے آتا ہے اور مومن کو اللہ کے فیصلے کو رحمت سمجھ کر صبر کرنا چاہیے اور طاعون کے ڈر سے ہرگز بھاگنا نہیں چاہیے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طاعون سے پناہ نہیں مانگی ہے

طاعون اگرچہ بہت موذی اور خبیث مرض ہے اور یہ وبا بلکہ عذاب بھی ہے - لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پناہ نہیں مانگی ہے - حالانکہ دوسری بڑی بیماریوں سے آپ نے پناہ مانگی ہے جیسے آپ کی دعا ہے۔

اللّٰهم إنّي أعوذبك من العجز والكسل والجبن والبخل والهرم والقسوة والغفلة والعيلة والذلة والمسكنة واعوذبك من الصمم والبكم والجنون والجزام والبرص وسيئ الأسقام. (الحاكم والبيهقي)

اے اللہ ! تیری پناہ چاہتا ہوں عاجزی سے اور سستی اور بزدلی اور بڑھاپے اور سنگدلی اور غفلت اور ذلت اور فقروفاقہ سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں بہرا اور گونگا ہونے سے اور پاگل پن سے اور کوڑھ سے اور برص سے اور تمام برے امراض سے۔

لیکن ان تمام برائیوں میں کہیں طاعون کا ذکر نہیں کیونکہ مذکورہ

EmaanLibrary.com

بالا بیماریاں اللہ کی طرف سے بندوں کی ابتلاء و آزمائش ہیں ۔ لیکن طاعون کی بیماری مسلمان کے لئے شہادت کا درجہ رکھتی ہے۔

اسی کے برعکس آپ نے اپنی امت کے واسطے طاعون میں مرنے کی دعا مانگی ہے ، مسند احمد میں ہے۔

قال رسول اللہ ﷺ: اللّٰهم اجعل فناء أمتي بالطعن والطاعون. (خیر الماعون)	اے اللہ میری امت کی موت اپنی راہ میں طعن اور طاعون کے ذریعے کر

اس سے یہی سمجھا جاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے لیے طاعون کے ذریعہ شہادت کی موت کو افضل سمجھا ۔ اسی لیے اس سے پناہ نہیں مانگی ۔ اس حدیث کو علامہ عبدالرحمن مبارکپوریؒ نے اپنی مشہور کتاب خیر الماعون فی منع الفرار من الطاعون میں ذکر کر کے اسے مختلف طرق سے صحیح قرار دیا ہے ۔ او تائید اکنز العمال کی یہ حدیث بھی پیش کی ہے۔

عن أبي بكر الصديق رضی اللہ عنہ قال	حضرت ابوبکر صدیقؓ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ

EmaanLibrary.com

كنت مع رسول الله ﷺ في الغار فقال: اللّهم طعناً وطاعونا قلت: يا رسول الله! إنّي أعلم أنّك سألت منايا أمتك فهذا الطعن قد عرفناه فى الطاعون قال: ذرب كالدمل ان طال بك حيوة فستراه. (خير الماعون)	علیہ وسلم کے ساتھ غار میں تھا تو آپ نے فرمایا: اے اللہ! طعن اور طاعون میں نے کہا: یا رسول اللہ! میں جانتا ہوں کہ آپ نے اپنی امت کی موت کا سوال کیا ہے - چنانچہ ہم نے طعن کو سمجھا لیکن طاعون کو نہیں سمجھا آپ نے فرمایا: وہ پھنسی کی طرح ایک گلٹی ہے اگر تم زندہ رہو گے تو طاعون کو دیکھ لو گے۔

اور امام احمد بن حنبلؒ نے حضرت معاذ سے روایت کی ہے۔

إن الطاعون شهادة ورحمة ودعوة نبيكم. (مسند أبي يعلى)	یعنی طاعون شہادت ہے اور رحمت ہے اور تمہارے نبی کی دعا ہے

EmaanLibrary.com

طاعونی مقام سے بھاگنے کی ممانعت

افسوس کا مقام ہے کہ آج جس مقام میں بھی کوئی وبا پھیلتی ہے تو ایمان سے محروم غیر مسلموں کے ساتھ ساتھ مسلمان بھی اس بستی سے گھر بار چھوڑ کر جان بچانے اور وبا اور بیماری سے بچنے کے لیے بھاگ کھڑے ہوتے ہیں - جس سے مسلم اور غیر مسلم کے ایمان میں کوئی فرق محسوس نہیں ہوتا - حالانکہ قدرتی مصائب کے انھیں نازک اوقات میں مسلمانوں کو اپنے صبر و ایمان کا مظاہرہ کر کے یہ ثابت کرنا چاہیے کہ ایک اللہ والا مسلمان اللہ کے ہر فیصلے پر ہر آن راضی اور قائم ہے اور وہ دنیا میں ہر آنے والی مصیبت اور رحمت کو فیصلہ الٰہی تصور کرتا ہے اور اس پر اٹل رہتا ہے -

ایسا کرنے سے غیر مسلموں کو بڑی ڈھارس بندھتی ہے اور وہ مسلمانوں کے ایمانی جذبے سے بے حد متاثر ہوتے ہیں اور کتنوں کو اللہ اسی بہانے ہدایت اور ایمان نصیب کرتے ہیں ۔ اسی لیے طاعون یا جنگ کے وقت موت کے ڈر سے بھاگنے کی سخت ممانعت آئی ہے - بلکہ اسے کفر اور گناہ کبیرہ قرار دیا گیا ہے -

EmaanLibrary.com

ہم اس بحث کو محدث کبیر علامہ عبدالرحمن مبارکپوریؒ کی مشہور کتاب ''خیر الماعون فی حکم الفرار من الطاعون'' کی مفصل علمی بحث سے آسان لفظوں میں مختصراً بیان کرتے ہیں تاکہ عوام الناس کو یہ مسئلہ اچھی طرح سمجھ میں آجائے اور وہ اپنا ایمان تازہ کر کے طاعون کے وقت نہ طاعون زدہ بستی سے گھبرا کر بھاگیں ، نہ ہی خواہ مخواہ اس بستی میں جائیں - بلکہ جہاں ہیں وہیں رہ جائیں۔

قرآن مجید سے طاعونی مقام سے بھاگنے کی ممانعت کا ثبوت

سورہ بقرہ آیت نمبر ۲۴۲ میں اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کا ایک قصہ بیان کیا ہے جس میں ذکر ہے کہ واسط کے قریب داوردان نامی گاؤں میں ایک سال طاعون کی وبا پھیلی ، لوگ طاعون سے بچنے کے لیے گھر بار چھوڑ کر ایک میدان میں چلے آئے اللہ کو ان کی یہ حرکت ناپسند معلوم ہوئی اور انھیں غضب الٰہی سے یکبارگی موت کے گھاٹ اتار دیا ، کچھ دنوں بعد اس جگہ سے حضرت حزقیل علیہ السلام کا گزر ہوا انھوں نے اللہ سے دعا کی اور ان کی دعا سے یہ سب دوبارہ زندہ کردیے گئے تاکہ انھیں عبرت حاصل ہو اور وہ اپنی بقیہ زندگی توبہ واستغفار کے ساتھ اطاعت الٰہی میں گزار کر پوری کریں ، جیساکہ آیت میں ہے

EmaanLibrary.com

اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ، فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ثُمَّ اَحْیَاهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَی النَّاس وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاس لَایَشْکُرُوْنَ.	بھلا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو تعداد میں ہزاروں میں تھے اور موت کے ڈر سے اپنے گھروں سے نکل بھاگے تھے تو اللہ نے ان کو حکم دیا کہ مرجاؤ پھر ان کو زندہ بھی کردیا ، بے شک اللہ لوگوں پر بڑے فضل والا ہے لیکن اکثر لوگ شکر نہیں کرتے۔

اس آیت میں ''حذر الموت'' موت کے ڈر سے '' کا مطلب اکثر مشہور مفسرین یہ بتاتے ہیں کہ یہاں ''موت'' سے مراد طاعون ہے ، چنانچہ مسند حاکم میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا یہ بیان مذکور ہے :-

انہم خرجوا فرارا من الطاعون.	یعنی یہ بستی والے طاعون کے ڈر سے بستی چھوڑ کر بھاگے تھے

اس طرح اس آیت سے یہ ثابت ہوا کہ جب کسی شہر میں وبا اور طاعون پھیل جائے تو وہاں سے بھاگنا حرام ہے۔

EmaanLibrary.com

اس طرح جس بستی میں کوئی وبا یا طاعون پھیلا ہوا ہو تو وہاں خواہ مخواہ جانا بھی منع ہے۔

جیساکہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے : وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ. (البقرة : ١٩٥) اور اپنے آپکو ہلاکت میں مت ڈالو

بعض علماء اس آیت سے یہ استدلال کرتے ہیں کہ طاعون کے ڈر سے بستی چھوڑ کر بھاگنا گناہ کبیرہ ہے ۔ کسی کو یہ شبہ نہیں ہونا چاہیے کہ موجودہ دور میں طاعون زدہ بستی سے بھاگنے کی ممانعت میں بنی اسرائیل کا ایک قصہ دلیل میں پیش کرنا کہاں تک ہمارے لیے دلیل بن سکتا ہے ؟ تو ہم اس سلسلے میں عرض کریں گے کہ قرآن مجید ہم قرآن پڑھنے والے مسلمانوں کو پچھلی امتوں کے واقعات محض عبرت اور نصیحت کے لیے بیان کرتا ہے ۔ جیساکہ ارشاد ہے :-

لَقَدْ كَانَ فِيْ قِصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ. (یوسف:١١١) ان کے قصے میں عقلمندوں کے لیے عبرت ہے ۔

احادیث سے طاعونی مقامات سے بھاگنے کی ممانعت کا ثبوت

قرآن مجید ہی کی طرح احادیث نبویہ میں بھی طاعون زدہ مقامات سے ڈر کر بھاگنے کی ممانعت بصراحت موجود ہے۔

EmaanLibrary.com

(۱) پہلی حدیث - اسامۃ بن زید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قال رسول اللہ ﷺ: الطاعون رجز أرسل على طائفة من بني اسرئيل أو على من كان قبلكم فاذا سمعتم به بارض فلا تقدموا عليه وإذا وقع بارض وأنتم بها فلا تخرجوا فرارا منه. (متفق عليه)

طاعون ایک عذاب ہے جو بنی اسرائیل کی ایک جماعت پر بھیجا گیا تھا، پس اگر کسی جگہ سنو کہ طاعون پھیل گیا ہے تو وہاں نہ جاؤ اور جب کسی جگہ پھیل جائے اور تم وہاں موجود رہو تو وہاں سے بھاگتے ہوئے نہ نکلو۔

(۲) دوسری حدیث۔

عن عائشة رضي الله عنها تقول قال رسول الله ﷺ: فناء أمتي بالطعن والطاعون، فقلت: يا رسول الله! هذا الطعن قد عرفناه

میری امت کا فنا ہونا طعن اور طاعون سے ہوگا۔ ہم نے کہا: یا رسول اللہ! ہم نے طعن تو سمجھا۔ لیکن طاعون کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: طاعون ایک گلٹی ہے جیسے

EmaanLibrary.com

فی الطاعون، قال غدة كغدة الإبل المقيم فيها كالشهيد والفار منها كالفار من الزحف (مسند أحمد)

اونٹ کو گلٹی ہوتی ہے طاعون میں ٹھہرا رہنے والا شہید کی طرح ہے اور اس سے بھاگنے والا اس شخص کی طرح ہے جو لڑائی سے بھاگا ہو

(۳) تیسری حدیث :

عن جابر أن رسول الله ﷺ: قال الفار من الطاعون كالفار من الزحف والصابر فيه له أجر شهيد. (رواه أحمد)

طاعون سے بھاگنے والا لڑائی سے بھاگنے والے کی طرح ہے اور طاعون میں ٹھہر جانے والے کیلئے ایک شہید کا ثواب ہے۔

(۴) چوتھی حدیث

حضرت سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہوئے سنا

عن سعد بن أبي وقاص قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: إذا وقع

جب کسی بستی میں طاعون پھیل جائے اور تم اس بستی میں موجود رہو تو وہاں سے بھاگو مت،

EmaanLibrary.com

الطاعون بأرض وأنتم بها فلا تفروا منها وإذا كان بأرض فلا تهبطوا عليها. (شرح معانی الآثار) وفی روایة لمسلم فلا تفروا.

اور جب کسی بستی میں طاعون پھیلے تو تم وہاں جاؤ مت اور مسلم کی ایک روایت ہے کہ تم طاعون والی زمین سے بھاگو مت ۔

(۵) پانچویں حدیث

عن معاذ بن جبل قال: أوصانی رسول الله ﷺ بعشر کلمات وفیه وأصاب النّاس موت وأنت فیهم فاثبت. (رواه أحمد)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دس باتوں کی وصیت فرمائی ، انھیں میں سے یہ ہے کہ جب لوگوں میں موت یعنی وباے طاعون پھیل جائے اور تم ان میں موجود رہو تو وہیں ٹھہرے رہو ۔

(۶) چھٹی حدیث

عن عبدالرحمن بن عوف عن رسول الله ﷺ

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ

EmaanLibrary.com

قال: إذا سمعتم به بأرض فلا تقدموا عليه وإذا وقع بأرض وأنتم بها فلا تخرجوا فراراً منه. (صحیح بخاری ومسلم)

علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم کسی جگہ میں طاعون سنو تو وہاں مت جاؤ اور جب کسی جگہ میں واقع ہو اور تم وہاں ہو تو وہاں سے بھاگ کر مت نکلو۔

خلاصۂ احادیث: مذکورہ بالا احادیث کو مشہور محدث مولانا عبدالرحمن مبارکپوریؒ نے نقل فرمایا ہے۔ جس کی دوبارہ تخریج بھی کی گئی ہے، ان سب احادیث سے حسب ذیل باتیں معلوم ہوئیں:

(۱) جب موت وباء عام کی طرح پھیل جائے اور موت سے مراد یہاں طاعون ہے کیونکہ حضور کے الفاظ یہ بھی ہیں

اذا وقع الطاعون ببلد وأنتم فيه فلا تخرجوا منه. (مرقاة شرح مشکوة)

یعنی جب کسی شہر میں طاعون پھیل جائے اور تم وہاں موجود ہو تو وہاں سے بھاگو مت۔

(۲) طاعون زدہ مقام سے بھاگنا ایسا ہے جیسے میدان جنگ میں دشمن کے سامنے سے بھاگ جانا۔

(۳) طاعون زدہ مقام میں اجروثواب اور صبرو استقامت کے ساتھ

EmaanLibrary.com

ٹھہرے رہنے کا ثواب ایسا ہے جیسے راہ الٰہی میں شہید ہونے کا ثواب ہے۔

(۴) طاعون میں مرنے والے کی موت شہید کی موت ہے جو بہت افضل اور مبارک موت ہے۔ اس لیے طاعون سے کسی مسلمان کو ڈرنا نہیں چاہیے، بلکہ قضائے الٰہی پر راضی رہنا چاہیے اور اپنی یا اپنے کسی قریبی اور رشتہ دار کی طاعونی موت پر رنج و غم کے بجائے اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

(۵) طاعون زدہ بستی سے ڈر کر بھاگنا حرام ہے اور بھاگنے والا ایسا ہے جیسے موت کے ڈر سے دشمن کے مقابلے سے پیٹھ دکھا کر بزدلی سے بھاگنے والا ہوتا ہے۔ کیونکہ میدان جنگ سے کسی کے بھاگنے سے دوسرے بقیہ لوگوں کے قدم اکھڑتے ہیں اور لوگوں میں خوف وہراس اور ابتری پیدا ہوتی ہے۔ اس طرح ایک آدمی کا بھاگنا ساری قوم کو پست ہمت بنا دیتا ہے جو ایک بڑا قومی جرم ہے۔ اسی طرح طاعون زدہ بستی میں سب لوگوں کے ساتھ صبر و شکر کے ساتھ مل جل کر رہنا چاہیے اور سب کو قضائے الٰہی پر راضی رہنے کی تلقین کرنا چاہیے۔

لیکن اگر کچھ لوگ طاعون کے خوف سے گھر چھوڑ کر بھاگیں تو اس

EmaanLibrary.com

سے بقیہ لوگوں میں نراس اور خوف پیدا ہوگا اور سب پست ہمت ہو کر بھاگ کھڑے ہوں گے، جس سے بقیہ طاعون زدہ لوگوں کی تیمار داری اور خبرگیری مشکل ہوجائے گی ، اور یہ ایک قسم کی خود غرضی اور نفسانیت بھی ہوگی جو امت مسلمہ جیسی خیرامت کے لیے عار کی بات ہے۔

(٦) طاعون زدہ مقام میں باہر والوں کو جانے سے بھی منع کیا گیا ہے کیونکہ طاعون دلوں کو جلا دیتا ہے - اس ممانعت کی کوئی طبی یا عقلی وجہ ہو ہمارے لیے سب سے بڑی دلیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے کہ جب تم کسی جگہ میں طاعون پھیلنے کی خبر سنو تو وہاں مت جاؤ۔ یہی حکم نبوی ہماری سب سے بڑی دلیل ہے - جیسا کہ حضرت عمرؓ جب مدینہ سے ملک شام کے لیے نکلے اور مقام سرغ میں جو شام کے قریب ایک بستی ہے پہونچے اور سنا کہ شام میں طاعون پھیلا ہوا ہے تو انھوں نے وہاں موجود تمام صحابۂ کرام کی جماعت سے فرداً فرداً اس کے بارے میں رائے لی - جس میں مختلف حضرات نے مختلف رائیں دیں لیکن جب حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث سنائی۔

قال: إذا سمعتم به — جب تم کسی جگہ کے بارے میں

EmaanLibrary.com

بأرض فلا تقدموا عليه وإذا وقع بأرض وأنتم بها فلا تخرجوا فراراً منه. (البخاري، مسلم)

طاعون کی خبر سنو تو وہاں مت جاؤ اور جب تم کسی شہر میں رہو اور وہاں طاعون پھیل جائے تو تم وہاں سے بھاگو مت۔

یہ حدیث سنتے ہی وہ مدینہ منورہ واپس چلے گئے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فرمان رسول مل جانے کے بعد اس کی علت اور حکمت معلوم کرنے کے لیے بہت گہرائی میں جانے کی ضرورت نہیں ۔ بس مومن کی شان یہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کے حکم پر گردن جھکا دے ۔ اور حکم سنتے ہی اس پر عمل کرے۔

اس واقعے سے کسی کو یہ شبہ نہیں ہونا چاہیے کہ حضرت عمرؓ طاعون سے ڈر کر مدینہ واپس چلے گئے اور شام میں نہیں گئے ۔ کیونکہ کچھ لوگوں نے جب حضرت عمرؓ کے متعلق یہ پروپیگنڈہ کیا اور یہ بات جب حضرت عمرؓ کو معلوم ہوئی تو انھوں نے صاف اعلان کر دیا کہ مجھے پہلے فرمان نبوی نہیں معلوم تھا اس لیے جانے کے بارے میں متردد تھا لیکن جیسے ہی حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کے ذریعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم معلوم ہوا کہ اس پر عمل کیا۔

EmaanLibrary.com

طاعون عذاب نہیں رحمت ہے

اس سلسلے میں حضرت عمرو بن عاصؓ کی یہ حدیث بھی خاص طور پر یاد رکھنی چاہیے کہ شام میں طاعون پڑا تو عمرو بن عاصؓ نے فرمایا کہ آپ لوگ یہاں سے متفرق ہو جاؤ لیکن جب حضرت شرجیل بن حسنہ کو یہ بات معلوم ہوئی تو انھوں نے اس سے سختی کے ساتھ منع کیا اور کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا ہوں میں نے آپ کو یہ کہتے سنا ہے کہ

إنّها رحمة ربّكم ودعوة نبيكم وموت الصالحين قبلكم فاجتمعوا له ولا تفرقوا عليه فقال عمرو: صدق.	طاعون تمھارے رب کی رحمت ہے اور تمھارے نبی کی دعا ہے اور صالحین کی موت ہے جو تم سے پہلے تھے لہذا سب لوگ اکٹھے رہو اور منتشر نہ ہو
(شرح معانی الآثار بحوالۃ خیر الماعون)	

اس حدیث میں طاعون کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے مراد وہ ہے جس میں آپ نے فرمایا -

اللّهم اجعل فنا أمّتي في سبيلك بالطعن	اے اللہ میری امت کی موت اپنی راہ میں طعن اور طاعون

EmaanLibrary.com

والطاعون. کے ذریعہ کر

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ طاعون عذاب نہیں بلکہ مومن کے لیے اللہ کی رحمت ہے اس لیے طاعون زدہ مقام سے بھاگنا نہیں چاہیے - چنانچہ حضرت شرجیل کے اس حدیث کو سنانے پر حضرت عمرو بن عاص چپ ہو گئے اور گردن جھکالی کیونکہ انھیں یہ حدیث معلوم ہی نہیں تھی اور چونکہ وہ طاعون عمواس کے تاریخی واقعے کے خود شاہد تھے جس میں پچیس ہزار کے قریب مسلمان شہید ہوئے تھے بس وہ اسی حادثے کی وجہ سے طاعون کو عذاب الہی سمجھے ہوئے تھے اور پچھلے مشاہدہ کے مطابق لوگوں کو بستی سے منتشر ہو جانے کی رائے دے رہے تھے لیکن حدیث نبوی سنتے ہی اپنے رائے سے رجوع کرلیا اور فرمان نبوی کے سامنے گردن جھکا دی -

طاعون کے بارے میں صحابہ کرام کا حال

حضرت ابو عنبۃ الخولانی سے کہا گیا کہ عبداللہ بن عبداللہ بن عبد امیہ طاعون سے نکل بھاگے ہیں یہ سن کر ابو عتبہ نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا ، اور کہا میں یہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ میں اس وقت تک زندہ رہوں گا جس میں ایسی بات سنوں گا - میں آپ کو

EmaanLibrary.com

وہ باتیں بتاتا ہوں جس پر تمہارے بھائی قائم تھے۔

(۱) ان کی پہلی بات یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنا ان کے نزدیک شہد سے زیادہ محبوب تھا۔

(۲) دوسری بات یہ تھی کہ وہ خواہ کم ہوں یا زیادہ دشمن سے ڈرتے نہیں تھے۔

(۳) تیسری بات یہ تھی کہ وہ لوگ اللہ پر توکل رکھتے تھے اور دنیا کی تنگی سے ڈرتے نہیں تھے۔

(۴) چوتھی بات یہ تھی کہ جب طاعون پھیلتا تو وہ اپنی جگہ سے ٹلتے نہیں تھے خواہ اللہ کا جو بھی فیصلہ ہو۔

شرحبیل بن حسنہ کا بیان

مسند احمد بن حنبل کے حوالے سے مروی ہے کہ جب شام میں طاعون پڑا تو حضرت عمرو بن عاصؓ نے اپنے خطبے میں لوگوں سے کہا کہ: یہ طاعون بہت پلید چیز ہے آپ لوگ یہاں سے نکل کر ان وادیوں اور جنگلوں میں چلے جائیں، جب شرحبیل بن حسنہ نے سنا تو سخت ناراض ہوئے اور جوتا ہاتھ میں لیے چادر گھسیٹتے آئے اور کہنے لگے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا ہوں عمرو بن عاصؓ

EmaanLibrary.com

اپنے گدھے سے بھی زیادہ جاہل ہیں۔

ولکنّہ رحمۃ ربّکم	طاعون تو تمھارے رب کی رحمت
ودعوۃ نبیکم ووفاۃ	ہے اور تمھارے نبی کی دعا ہے اور
الصالحین قبلکم.	اگلے صالحین کی وفات ہے ۔

نیز اس سلسلے میں حضرت عمرؓ اور حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کی احادیث اوپر گذر چکی ہیں ، جن سے طاعون کے بارے میں ان حضرات کا موقف معلوم ہوچکا ہے جس سے یہ بات صاف ہوگئی کہ قرآن اور احادیث صحیحہ اور آثار صحابہ سے طاعون زدہ مقامات پر جانے یا وہاں سے نکل کر بھاگنے کی ممانعت پر سب کا اتفاق ہے۔

اور یہ کہ لوگ طاعون کے مسئلے کو بیماری سے زیادہ قضا و قدر اور مشیئت الٰہی کا مسئلہ سمجھتے تھے۔ اور بڑے بڑے اندوہناک حادثات کے باوجود وہ اللہ کے بھروسے زندگی خوشی خوشی گذارتے تھے اور انھیں ان المناک حادثات سے ذرا بھی غم نہیں ہوتا تھا اور نہ ہی ان کے ایمان میں ذرا بھی تذلل آتا تھا۔

چند شبہات کا ازالہ

(۱) عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ طاعون ایک متعدی مرض ہے

EmaanLibrary.com

اور ایک دوسرے کو لگ جاتا ہے اسی لیے طاعون زدہ مقامات سے بھاگنے اور وہاں اجنبیوں کو جانے پر سختی سے پابندی لگائی جاتی ہے تاکہ ایک دوسرے کے ذریعہ طاعون پھیل نہ سکے۔ لیکن یہ شبہ صحیح نہیں کیونکہ اگر طاعون متعدی مرض ہوتا تو گھر کے صرف چند افراد تک محدود نہ رہتا اور نہ ہی آبادی کی نہایت قلیل تعداد تک محدود رہتا جیسے ابھی بمبئی کے قریب سورت شہر کی بیس لاکھ کی آبادی میں صرف ۴۲ افراد تک ہی یہ مہلک وبا ثابت ہو سکی کہاں بیس لاکھ اور کہاں ۴۲ آدمی اتنی مختصر تعداد کا تو بغیر کسی وباء کے ہی مختلف امراض میں مبتلا ہونا عام بات ہے۔

ویسے شرعی طور پر یہ ایک ایمان اور عقیدے کا مسئلہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں امراض کے چھوت چھات کے ذریعہ بڑھنے کو لغو قرار دیا ہے اور فرمایا کہ بغیر حکم الٰہی کے کوئی شخص نہ بیمار ہو سکتا ہے نہ شفا پا سکتا جو علم اور تجربے سے بھی صحیح ہے۔

گندگی کا مسئلہ

عام طور پر اطباء اور عوام یہ سمجھتے ہیں کہ طاعون چوہوں کے مرنے اور ان پر بیٹھنے والی مکھیوں کے ذریعہ طاعون کے جراثیم پھیلتے

EmaanLibrary.com

ہیں، اور یہ کہ عام گندگی اور تعفن سے بھی طاعون پیدا ہوتا ہے۔

یہ صحیح ہے کہ گندگی سے بیماری پیدا ہوتی ہے اور بدبو اور سڑانڈ عام بیماریوں کو جنم دیتی ہے اس لیے اطباء خوب صاف صفائی کا حکم دیتے ہیں، صفائی کے اس مسئلے سے کوئی انکار نہیں کر سکتا لیکن یہ حقیقت بھی ذہن میں رہے کہ بیماریوں کے پھیلنے میں صرف گندگی اور تعفن ہی کو دخل نہیں بلکہ قدرتی اسباب بھی ہیں۔

کیونکہ دیکھا جاتا ہے کہ شہر کے نہایت گندہ اور انتہائی بدبودار علاقوں میں رہنے والے بسا اوقات مزدور، ڈرائیور اور عام ملازم ہوتے ہیں جو دن بھر محنت مزدوری کر کے سادہ اور واجبی غذا سے پیٹ بھر کر صاف ستھرے شاندار اور نہایت اعلیٰ سوسائٹی میں رہنے والے سیٹھ ساہوکاروں اور بابو لوگوں سے زیادہ محنتی اور طاقتور ہوتے ہیں اور ان سے زیادہ صحت مند بھی ہوتے ہیں اور ان سے زیادہ محنت کا کام بھی کرتے ہیں اور یہ وبائی امراض دونوں ہی علاقوں میں پھیلتے ہیں۔ بلکہ دل اور دماغ اور اعضائے رئیسہ کی بیماریاں اونچے قسم کے خوشحال لوگوں میں زیادہ ہوتی ہیں اور یہ خوش نصیب اور خوشحال لوگ موسم کی معمولی سی تبدیلی سے متاثر ہو جاتے ہیں جب کہ یہ نچلی سطح کے

EmaanLibrary.com

نہایت قابل، رہم لوگ نہایت ہٹے کٹے مضبوط اور صحت مند رہتے ہیں۔

جہاں تک صفائی اور ستھرائی کا مسئلہ ہے تو اسلام نے اس کی تعلیم دیگر ادیان کے مقابلے میں سب سے زیادہ دی ہے - بلکہ صفائی اور پاکی کو آدھا ایمان کہا گیا ہے ، اور ایک مسلمان کے لیے ضروری قرار دیا گیا ہے کہ اس کا جسم ، کپڑا ، خوراک ، لباس ، مکان ، غذا ، پانی بلکہ عقیدہ اور خیالات سب پاک وصاف ہوں اور انھیں پاکیزہ تعلیمات کے بعد ہی اسلام نے یہ دعوی کیا ہے کہ اشیاء میں چھوت چھات کی کوئی حقیقت نہیں ، بلکہ ایک پیالے میں پوری مجلس کے مسلمان ایک ساتھ باری باری پانی پیتے ہیں اور ایک پلیٹ اور تھال میں پوری جماعت مل کر کھانا کھاتی ہے ، اور محض ایک دوسرے کا بچا ہوا کھانا نہایت شوق سے کھاتا ہے پھر بھی بیماری کا تناسب مسلمانوں کا دوسروں کے مقابلہ میں نہایت کم ہے ، اور اسی طہارت اور ظاہری صفائی کے ماحول میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا ہے "لا عدوی فی الاسلام" اسلام مین مرض کے متعدی ہونے اور آپسی چھوت چھات کی کوئی حقیقت نہیں۔

لہذا طاعون کے مرض کو عام ہونے کا سبب صرف گندگی اور تعفن

EmaanLibrary.com

کو نہیں قرار دیا جاسکتا ، بلکہ یہ حقیقت سب کو تسلیم کرنی پڑے گی کہ بیماری اور شفا انسان کے اختیار میں نہیں - یہ صرف اللہ خالق و مالک کے قبضۂ قدرت میں ہے ، جس کی بارگاہ میں دنیا کے ظاہری اسباب و علل کی کوئی حقیقت نہیں۔

طاعون اور دیگر بیماریوں کا روحانی علاج

طاعون سے بچنے کی کوئی مخصوص دعا قرآن اور حدیث میں نہیں ہے البتہ عام وباؤں اور مصائب اور زلزلے اور طوفان اور قہر الٰہی کے ظہور کے وقت توبہ واستغفار کی تاکید کی گئی ہے اور ذکر الٰہی کے ورد کی خاص ہدایت کی گئی ہے - اللہ کا ارشاد ہے۔

اَوَلَا يَرَوْنَ اَنَّهُمْ يُفْتَنُوْنَ فِىْ كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوْبُوْنَ وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُوْنَ. (التوبۃ:۱۲۶)

کیا یہ دیکھتے نہیں کہ ہر سال ایک یا دو بار بلا میں پھنسا دئیے جاتے ہیں پھر بھی توبہ نہیں کرتے اور نہ نصیحت پکڑتے ہیں

ذکر الٰہی سے دلوں کو اطمینان ملتا ہے ، نیز مصائب کے وقت صبر اور نماز کا سہارا لینا چاہیے ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ جب بھی کوئی آفت ومصیبت آئی تو آپ نماز کی طرف متوجہ

EmaanLibrary.com

ہوتے تھے ، صدقہ وخیرات سے بھی اللہ کا غضب اور قہر دور ہوتا ہے - لوگوں کو ہرگز گھبرانا نہیں چاہیے اور دل میں یہ یقین تازہ رکھنا چاہیے کہ جتنا اللہ کو منظور ہوگا اتنا ہی ہم کو پہونچے گا ، اور اللہ اپنے بندوں کے ساتھ رحیم اور کریم ہے ، افواہوں پر کان دھرنے کے بجائے صبر وشکر کے ساتھ اپنی اپنی جگہوں پر جمے رہنا چاہیے - منھ اور بدن کی صفائی ، مکان اور کپڑوں کی صفائی ، راستوں اور علاقے کی صفائی ہر مسلمان کا دینی فرض ہے ، اللہ خوب توبہ کرنے والوں اور خوب پاک صاف رہنے والوں کو پسند کرتا ہے - یہ بھی یقین کرنا چاہیے کہ تمام بیماریاں فکر اور غم اور صدمے اللہ کی طرف سے آزمائش ہیں ان میں صبر وشکر کے ساتھ جمے رہنے والے بھرپور اجر کے مستحق ہیں -

JAMIA HAMDARD
LIBRARY
New Delhi

45996
EmaanLibrary.com